# ازعدالت اعظمیٰ

## دلیپ سنگھ
## بنام
## ریاست۔پنجاب

(پی۔بی۔گجیندر گڈکر، کے۔این۔وانچو، ایم۔ھدایتُ اللہ، کے۔سی۔داس گپتا اور جے۔سی۔شاہ، جسٹسز۔)

ریاستی نوکری آفیسر، کی۔لازمی سبکدوشی، کیا برخاست یا ہٹانے کے مترادف ہے

، پرکھ ضابطیں ریاستِ پٹیالہ، 1931، رول 278-آئین ہند آرٹیکل 311(2) سے۔

اپیل کنندہ کو 18 اگست 1950 کے ایک حکم نامے کے ذریعے پیپسو کے راج پرموکھ نے ملازمت سے لازمی طور پر ریٹائر کر دیا تھا، جو مندرجہ ذیل تھا:

اپیل گذار کو پیپسو کے راج پرموکھ نے جبرا نوکری سے ایک حکم کے تحت مورخہ 18 اگست 1950 کو جبراًسبکدوش کیا گیا۔ جو کہ بذیل ہے:

'عزت مآب راجپر مکھ نے فخر سے سردار دلیپ سنگھ کو انسپکٹر جنرل آف پولیس، پپسو (جو کہ چھٹی پر تھا) کو 18 اگست 1950 کو انتظامی وجوہات کی بنا نوکری سے سبکدوش کیا"۔

اس کے خلاف کوئی الزام نہیں بنایا گیا اور اس کے اصرار پر ہی اسے کچھ الزامات سے آگاہ کیا گیا۔ پٹیالہ ریاستی ضابطہ، 1931 کا قاعدہ 278، جو اس وقت نافذ تھا، مندرجہ ذیل فراہم کرتا ہے:--

.278"پنشن حاصل کرنے کے خواہش مند شخص کی پنشن کے تمام طبقات کے لیے اسے کوئی پنشن دینے سے پہلے اپنی درخواست جمع کروانا ضروری ہے۔

"ریاست اپنے کسی بھی ملازم کو سیاسی یا دیگر وجوہات کی بنا پر پنشن پر ریٹائر کرنے کا حق محفوظ رکھتی ہے۔"

اپیل میں تعین کے لیے سوال یہ تھا کہ آیا اپیل کنندہ کی لازمی سبکدوشی آئین کے آرٹیکل 311 (2) کے معنی میں ملازمت سے ہٹانے یا برخاست کرنے کے مترادف ہے۔ٹرائل کورٹ نے اپیل کنندہ کے حق میں فیصلہ دیا اور اس کے خلاف ہائی کورٹ نے فیصلہ دیا

کہ کان کنی کو روکنے کے لیے اس عدالت کی طرف سے مقرر کردہ دو پرکھ، چاہے لازمی ریٹائرمنٹ کا حکم ملازمت سے ہٹانے یا برخاست کرنے کے مترادف ہو، (1) چاہے وہ سزا کے طور پر ہو، افسر کے خلاف الزام یا الزام، طاقت کے استعمال کی بنیاد بنایا جا رہا ہو، اور (2) کیا افسر برخاستگی یا ہٹانے

کے معاملے میں پہلے سے حاصل کردہ کسی فائدے سے محروم تھا۔

شیام لال بمقابلہ ریاست یو۔پی 1955۔1 ایس سی آر 26 اور ریاست بمبئی بمقابلہ سہاگ چند دوشی، 1958 ایس۔سی۔آر۔571 کا حوالہ دیا گیا ہے۔

اس طرح فیصلہ کیا گیا، اپیل کنندہ کے خلاف منظور کردہ حکم آئین کے آرٹیکل 311 (2) کے معنی میں برخاستگی یا ملازمت سے ہٹانے کے مترادف نہیں ہوسکتا۔

یہ حکم مبینہ طور پر بدانتظامی یا ناکارہ ہونے کے کسی الزام پر نہیں دیا گیا تھا اور یہ حقیقت کہ قاعدہ 278 کے تحت حکم منظور کرنے میں حکومت کے ساتھ اس طرح کے کسی بھی تحفظات کا وزن افسر کے خلاف کسی الزام یا الزام کے مترادف نہیں تھا، اور اس سے حاصل ہونے والے کسی بھی فائدے کو کھونے کا کوئی سوال ہی نہیں ہوسکتا تھا کیونکہ قاعدہ خود پنشن پر ریٹائرمنٹ کے لیے فراہم کرتا ہے اور افسر کو درحقیقت مکمل پنشن کی اجازت دی گئی تھی۔

یہ کہنا درست نہیں ہوگا کہ چونکہ قاعدے میں لازمی ریٹائرمنٹ کے لیے کوئی عمر مقرر نہیں کی گئی ہے، اس لیے اس کے تحت منظور کیے گئے لازمی ریٹائرمنٹ کے حکم کو لازمی طور پر آئین کے آرٹیکل 311 (2) کے معنی میں برخاستگی یا ہٹانے کے طور پر سمجھا جانا چاہیے۔

ریاست بمبئی بمقابلہ سہاگ چند دوشی، ]1958[ ایس سی آر 571، نے وضاحت کی۔

شہری اپیل کا عدالتی فیصلہ: 1958 کی سول اپیل نمبر 235۔

ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج پٹیالہ کے 21 نومبر 1953 کے فیصلے اور فرمان سے پیدا ہونے والی 1954 کی باقاعدہ پہلی اپیل نمبر 11 میں سابقہ پیپسو ہائی کورٹ کے 18 اکتوبر 1956 کے فیصلے اور فرمان سے اپیل۔

اپیل کنندہ کی طرف سے گوپال سنگھ اور کے آر کرشنا سوامی۔

این ایس بندرا اور ڈی گپتا، جوابدہندہ کی طرف سے۔

28 جولائی 1960 عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

داس گپتا جسٹس: اپیل کنندہ دلیپ سنگھ 1916 میں پٹیالہ ریاست کی خدمت میں داخل ہوئے اور جون 1946 میں ریاست کے انسپکٹر جنرل آف پولیس کے عہدے پر فائز ہوئے۔ ریاست پیپسو کے قیام کے بعد انہیں نو تشکیل شدہ ریاست کی پولیس سروس میں شامل کرلیا گیا اور انہیں انسپکٹر جنرل آف پولیس مقرر کیا گیا اور تصدیق کی گئی۔ اس عہدے پر فائز رہتے ہوئے وہ 18 اکتوبر 1949 سے 17 اگست 1950 تک چھٹی پر چلے گئے۔ 18 اگست 1950 کو ریاست کے راج پرموکھ نے ان الفاظ میں ایک حکم دیا:

"عزت مآب راجپرمکھ نے فخر سے 18 اگست 1950 سے انتظامی وجوہات کی بنا پر سردار دلیپ سنگھ، انسپکٹر جنرل آف پولیس، پیپسو (جو کہ چھٹی پر) کی خدمت سے سبکدوش کیا۔" اس حکم کی ایک کاپی اپیل

کنندہ کوارسال کردی گئی۔اس کے بعد 19 اگست 1950 کو اپیل کنندہ نے ریاست کے چیف سکریٹری کو خط لکھ کر کہا کہ ان کی سبکدوشی سے انہیں بھاری نقصان ہوگا، یعنی تقریبا-/50,000 جو اس نے اس عرصے کے دوران تنخواہ اور الاؤنس وغیرہ کے طور پر کمائے تھے اور یہ کہ اس کی پنشن بھی متاثر ہو رہی تھی اور حکومت کا یہ فیصلہ اسے ملازمت سے ہٹانے کے مترادف ہے۔انہوں نے درخواست کی کہ حکومت انہیں ان بنیادوں سے آگاہ کرے جنہوں نے حکومت کو ان کی برطرفی کے بارے میں یہ فیصلہ کرنے پر مجبور کیا تھا۔ بالآخر 30 مارچ 1951 کو حکومت نے ان کے خلاف الزامات کا ذکر کیا جس کی بنیاد پر حکومت نے انہیں انتظامی بنیادوں پر سبکدوش کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔دفعہ 80 ضابطہ دیوانی کے تحت نوٹس کی خدمت کے بعد پٹیالہ کے ڈسٹرکٹ جج کی عدالت میں ریاست پیپسو کے خلاف ایک مقدمہ دائر کیا گیا جس میں کہا گیا کہ 16 اگست 1950 اور 18 اگست 1950 کے احکامات، جس کے تحت مدعی کو انسپکٹر جنرل آف پولیس، پیپسو کے عہدے سے ہٹا دیا گیا ہے، غیر آئینی، غیر قانونی، کالعدم، غیر آئینی اور غیر فعال ہیں اور یہ کہ مدعی اب بھی انسپکٹر جنرل آف پولیس کی حیثیت سے مدعا علیہ کی خدمت میں ہے اور 18 اگست 1950 سے اپنی تنخواہ اور الاؤنس کے بقایا جات کا حقدار ہے، اور ریٹائرمنٹ کی عمر تک اپنی تنخواہ اور الاؤنس نکالنا جاری رکھنے کا بھی حقدار ہے۔ 26,699.13.0 اور ایک ڈگری وصولیابی مبلغ 26,699.12.0 اور مے خرچہ دعوی وسودِ مستقبل"

جس بنیادی عرضی پر مقدمہ مبنی تھا وہ یہ تھی کہ 18 اگست 1950 کا حکم آئین کے آرٹیکل 311 (2) کے معنی میں انہیں ملازمت سے ہٹانے کے مترادف ہے اور اس آرٹیکل کی دفعات کی تعمیل نہ ہونے کی وجہ سے ان کی ملازمت ختم کرنا کالعدم اور غیر فعال تھا۔جوابدہندہ ریاست نے دعوی کیا کہ مدعی کو ملازمت سے سبکدوش کر دیا گیا تھا اور اسے ملازمت سے نہیں ہٹایا گیا تھا اور اس لیے آئین کے آرٹیکل 311 کا کوئی اطلاق نہیں تھا۔اس سوال پر ٹرائل کورٹ اس نتیجے پر پہنچی کہ مدعی کو لازمی طور پر سبکدوش کرنے کا حکم آئین کے آرٹیکل 311 کے معنی میں اسے ہٹانے کے مترادف ہے اور چونکہ اس آرٹیکل کے تقاضے کو اس کے ساتھ نہیں ملا تھا، اس لیے اس نے قرار دیا کہ اس حکم سے متاثر خدمت کا خاتمہ قانون میں کالعدم ہے۔عدالت نے اسی کے مطابق مدعی کے حق میں مقدمہ دائر کرتے ہوئے اعلان کیا کہ حکومت کے 18 اگست 1950 کے احکامات، جس کے تحت مدعی کو انسپکٹر جنرل آف پولیس، پیپسو کے عہدے سے ہٹا دیا گیا تھا، غیر آئینی، غیر قانونی، کالعدم اور غیر فعال ہیں اور یہ کہ مدعی اب بھی انسپکٹر جنرل آف پولیس کی حیثیت سے مدعا علیہ کی خدمت میں ہے اور وہ 18 اگست 1950 سے اپنی تنخواہ اور الاؤنس کے بقایا جات رقم 26,690-13.0 کا حقدار ہے اور سبکدوشی کی عمر میں سبکدوشی تک اپنی تنخواہ اور الاؤنس نکالنا جاری رکھنے کا بھی حقدار ہے۔

ریاست کی اپیل پر پیپسو ہائی کورٹ نے ٹرائل کورٹ سے اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ لازمی

جبری سبکدوشی کا حکم آئین کے آرٹیکل 311 کے معنی میں ملازمت سے ہٹانے کے مترادف نہیں ہے اور اسی کے مطابق اپیل کی اجازت دی اور مدعی کے مقدمے کو خارج کر دیا۔

ہمارے سامنے مدعی کی بنیادی دلیل یہ تھی کہ سبکدوشی کا حکم آئین کے آرٹیکل 311 کے معنی میں اسے ملازمت سے ہٹانے کے مترادف ہے۔ فاضر وکیل یہ دلیل بھی دینا چاہتا تھا کہ پٹیالہ اسٹیٹ ضابطہ قانون کا قاعدہ 278 جس کے تحت حکومت نے بظاہر لازمی سبکدوشی کا حکم دیا تھا اب فعال نہیں تھا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پٹیالہ اسٹیٹ ضابطہ قانون جو پیپسو اسٹیٹ سروسز میں ضم ہونے کے بعد بھی اس ریاست کی خدمات کے اراکین پر حکومت کرتے رہے، ان میں وقتاً فوقتاً ترمیم کی جاتی رہی۔ فاضل وکیل کی طرف سے یہ تجویز پیش کی گئی تھی کہ نظر ثانی شدہ قواعد میں قاعدہ 278 سے ملتے جلتے کوئی اصول نہیں ہیں۔ پٹیالہ اسٹیٹ ضابطہ قانون کا قاعدہ 278 درج ذیل الفاظ میں تھا:—

.278"پنشن کے تمام زمروں کے لیے جو شخص پنشن حاصل کرنا چاہتا ہے اسے کسی بھی پنشن کی منظوری سے پہلے اپنی درخواست جمع کرانا ضروری ہے۔ ریاست اپنے کسی بھی ملازم کو سیاسی یا دیگر وجوہات کی بنا پر پنشن پر سبکدوش کرنے کا حق محفوظ رکھتی ہے۔"

فاضل وکیل اگرچہ ہمیں قائل کرنا چاہتا تھا کہ سیاسی یا دیگر وجوہات کی بنا پر پنشن پر اپنے کسی بھی ملازم کو سبکدوش کرنے کا حق ریاست کے اپنے پاس رکھنے کے بارے میں قاعدہ نئے قواعد میں موجود نہیں تھا تاہم ہمیں یہ بتانے میں ناکام رہا کہ 18 اگست 1950 سے پہلے قاعدہ 278 میں کوئی ترمیم کی گئی تھی۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ٹریولنگ الاؤنس کے لیے نظر ثانی شدہ قواعد 1946 میں جلد II کے طور پر شائع کیے گئے تھے۔ نئے قواعد اور تنخواہ اور الاؤنس سے متعلق قواعد کو جلد II کے طور پر شائع کیا گیا۔ 1947 میں اس کے بعد 1952 میں ہم دیکھتے ہیں کہ تنخواہ اور چھٹی کے قواعد کے حوالے سے پیپسو سروس ریگولیشنز کا پہلا حجم شائع ہوا تھا۔ اسی سال پیپسو اسٹیٹ آف جے کے اینڈ اورس کا تیسرا حجم۔ پنشن سے متعلق قواعد پر مشتمل ضابطے شائع کیے گئے۔ اس جلد کی تمہید میں ہمیں یہ بیان ملتا ہے۔

" تنخواہ، الاؤنس، چھٹی، پنشن اور پنجاب ٹریول الاؤنس سے متعلق پٹیالہ اسٹیٹ ریگولیشنز کا نظر ثانی شدہ ایڈیشن سال 1931 میں شائع کیا گیا تھا۔ اس کے بعد سفری الاؤنس کے قوانین میں ترمیم کی گئی اور پٹیالہ سروس ریگولیشنز، جلد، II سال 1946 میں اسی طرح تنخواہ، الاؤنس اور چھٹی کے قوانین کو نظر ثانی شدہ ایڈیشن (1931) سے نکال دیا گیا اور 1947 میں پٹیالہ سروسز ریگولیشنز، جلد 1 کے طور پر چھاپا گیا۔ پنشن سے متعلق دیگر قواعد نظر ثانی شدہ ایڈیشن (1931) میں برقرار رہے اور اصلاح کی رسیدیں جاری ہونے تک اسے برقرار رکھا گیا۔ 20-8-48 پر پٹیالہ اور مشرقی پنجاب ریاستی یونین کے قیام پر، ان قوانین کو 2005 کے آرڈیننس نمبر 1 کے ذریعے یونین کے پورے علاقوں پر لاگو کیا گیا تھا۔ سرکاری استعمال کے لیے دستیاب اس اشاعت کی کاپیوں کی تعداد ختم ہو چکی تھی اور حوالہ کے لیے اس کی کمی کی وجہ

سے سرکاری دفاتر میں بڑی دشواری کا سامنا کرنا پڑا ہے۔اس لیے اس اشاعت کو تمام دفاتر تک دستیاب کرانے کے لیے اس پر نظر ثانی اور دوبارہ چھاپنا ضروری پایا گیا"۔

اس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ پیپسو سروس ریگولیشنز کے جلد III کی 1952 میں اشاعت تک۔پٹیالہ اسٹیٹ ریگولیشنز کے 1931 کے ایڈیشن میں ظاہر ہونے والے پنشن کے قوانین پیپسو پر لاگو ہوتے رہے۔18 اگست، 1950 کو، اس لیے یہ استدلال کرنے کے قابل ہے کہ قاعدہ 278 مکمل طور پر نافذ رہا اور پیپسو پر لاگو تھا۔یہ بات قابل ذکر ہے کہ اس 1952 کے ایڈیشن میں بھی حکومت کی طرف سے سیاسی یا دیگر وجوہات کی بنا پر پنشن پر اپنے کسی بھی ملازم کو سبکدوش کرنے کے حق کے تحفظ کو برقرار رکھا گیا ہے (باب پنجم، قاعدہ 10 کے ذریعے)۔فاضل وکیل کی یہ دلیل کہ قاعدہ 278، 18 اگست 1950 کو اپیل کنندہ کے معاملے پر لاگو نہیں تھا، اس لیے مکمل طور پر بے بنیاد ہے۔

یہ ہمیں مقدمے کے اہم تنازعہ کی طرف لے جاتا ہے۔یعنی ، کہ پٹیالہ اسٹیٹ ریگولیشنز کے قاعدہ 278 کے تحت اپیل کنندہ کی لازمی سبکدوشی آئین کے آرٹیکل 311 کے معنی میں خدمت سے ہٹانا تھا۔یہ سوال کہ آیا سروس رولز کے مطابق لازمی سبکدوشی کے ذریعے سروس کا خاتمہ سروس سے ہٹانے کے مترادف ہے، اس عدالت نے شیام لال بمقابلہ ریاست یو پی اور یونین آف انڈیا (1) اور حال ہی میں ریاست بمبئی بمقابلہ سہاگ چند دوشی (2) میں غور کیا تھا۔عدالت نے شیام لال کے کیس (1) میں فیصلہ دیا کہ یہ معلوم کرنے کے لیے دو ٹیسٹوں کا اطلاق کرنا ہوگا کہ آیا لازمی سبکدوشی کے ذریعے سروس کا خاتمہ ہٹانے یا برخاستگی کے مترادف ہے تاکہ آئین کے آرٹیکل 311 کی دفعات کو راغب کیا جا سکے۔پہلا یہ ہے کہ آیا کارروائی سزا کے ذریعے کی گئی ہے اور یہ معلوم کرنے کے لیے کہ عدالت نے کہا کہ یہ ضروری تھا کہ افسر کے خلاف الزام یا الزام کو اختیارات کے استعمال کی شرط بنایا جائے۔دوسرا یہ ہے کہ آیا لازمی سبکدوشی سے افسر وہ فائدہ کھو رہا ہے جو وہ پہلے ہی حاصل کر چکا ہے جیسا کہ وہ برخاستگی یا برطرفی سے حاصل کرتا ہے۔اس معاملے میں درحقیقت افسر کے خلاف چارج شیٹ تیار کی گئی اور انکوائری کی گئی لیکن بالآخر لازمی سبکدوشی کا حکم انکوائری کے نتیجے پر مبنی نہیں تھا۔عدالت نے نشاندہی کی کہ انکوائری محض حکومت کو اپنا ذہن بنانے میں مدد کرنے کے لیے تھی کہ آیا ان کی خدمات کو ختم کرنا عوامی مفاد میں تھا تاکہ چارج شیٹ میں لگائے گئے الزام کو طاقت کے استعمال کی شرط نہ بنایا جائے۔ان ٹیسٹوں کا اطلاق دوشی کے کیس (3) میں کیا گیا تھا اور یہ قرار دیا گیا تھا کہ قاعدہ (a)-165 کے تحت لازمی سبکدوشی کی دفعات سوراشٹر سول سروس رولز میں سے جس کے تحت سبکدوشی کا حکم دیا گیا تھا، آرٹیکل 311 (2) میں کوئی اتار چڑھاؤ نہیں تھا۔

اس بات کی نشاندہی کی گئی کہ "اگرچہ بدانتظامی اور نااہلی وہ عوامل ہیں جو اس اکاؤنٹ میں داخل ہوتے ہیں جہاں حکم برخاستگی یا ہٹانے یا سبکدوشی کا ہے، لیکن یہ فرق یہ ہے کہ جب کہ سبکدوشی کی

صورت میں وہ محض پس منظر اور جانچ پڑتال پیش کرتے ہیں، اگر منعقد ہوتا ہے اور جانچ پڑتال کرنے کا کوئی فرض نہیں ہوتا ہے تو وہ صرف ان حکام کے اطمینان کے لیے ہوتا ہے جنہیں کارروائی کرنی ہوتی ہے، برخاستگی یا ہٹانے کی صورت میں، وہ اسی بنیاد کی تشکیل کرتے ہیں جس پر حکم دیا جاتا ہے اور اس پر جانچ پڑتال رسمی ہونی چاہیے، اور اسے قدرتی انصاف کے قوانین اور آرٹیکل 311(2) کے تقاضوں کو پورا کرنا چاہیے۔"

ہمارے سامنے موجود معاملے میں راجپر مکھ کا حکم بد انتظامی یا نااہلی کے کسی الزام پر منظور ہونے کا ارادہ نہیں رکھتا ہے۔ اس میں صرف اتنا کہا گیا ہے کہ لازمی ریٹائرمنٹ "انتظامی وجوہات" کے لیے ہے۔ "اپیل کنندہ کے اپنے اصرار کے بعد ہی انہیں وہ بنیادیں فراہم کی گئیں جن کی وجہ سے یہ فیصلہ کیا گیا کہ انہیں کچھ الزامات سے آگاہ کیا گیا۔ اس لیے یہ کہنے کی کوئی بنیاد نہیں ہے کہ سبکدوشی کے حکم میں افسر کے خلاف کوئی اطلاع یا الزام شامل ہے۔ یہ حقیقت کہ بد انتظامی یا نااہلی کے تحفظات نے حکومت کو اس نتیجے پر پہنچنے پر مجبور کیا کہ آیا قاعدہ 278 کے تحت کوئی کارروائی کی جانی چاہیے یا نہیں، افسر کے خلاف کسی الزام یا الزام کے مترادف نہیں ہے۔

دوسرے ٹیسٹ کا اطلاق کرنا، یعنی۔ ، چاہے افسر نے اپنی کمائی کا فائدہ کھو دیا ہو، ہم دیکھتے ہیں کہ افسر کو مکمل پنشن کی اجازت دی گئی ہے۔ اس کے کمائے ہوئے فائدے کو کھونے کا کوئی سوال ہی نہیں ہے۔ اس بات کی نشاندہی کی جا سکتی ہے کہ قاعدہ 278 خود پنشن پر سبکدوشی کا بندوبست کرتا ہے۔ اگر یہ شق قواعد کے مطابق پنشن کے بغیر ریٹائرمنٹ کے لیے ہوتی تو اس بات کی کوئی وجہ ہو سکتی تھی کہ سبکدوشی سزا کے ذریعے تھی۔ چونکہ سبکدوشی صرف قواعد کے مطابق پنشن پر ہو سکتی ہے-موجودہ صورت میں افسر کو مکمل پنشن دی گئی ہے-سبکدوشی کا حکم واضح طور پر سزا کے طور پر نہیں ہے۔

دوشی کے معاملے 579 پر ایک مشاہدہ جو پہلی نظر میں یہ تجویز کرتا ہے کہ اس عدالت کی رائے میں لازمی سبکدوشی جو برخاستگی یا برطرفی کے مترادف نہیں ہے، صرف لازمی سبکدوشی کی عمر طے کرنے والے اصول کے تحت ہو سکتا ہے۔ ہمیں نہیں لگتا کہ عدالت نے دوشی کے کیس (1) میں یہی کہا تھا۔ دوشی کے معاملے (1) میں درحقیقت ایک قاعدہ تھا جس میں 55 سال کی عمر میں لازمی سبکدوشی کے لیے عمر طے کی گئی تھی، اور اس کے علاوہ ایک افسر کے 50 یا 25 سال کی خدمت مکمل کرنے کے بعد لازمی سبکدوشی کے لیے ایک اور قاعدہ تھا۔ اسی تناظر میں عدالت نے مذکورہ مشاہدہ کیا۔ اس معاملے میں اسے کسی ایسے اصول سے نمٹنا نہیں تھا جس میں ریاست کی ملازمت کی لمبائی سے قطع نظر کسی بھی عمر میں لازمی سبکدوشی کا التزام کیا گیا ہو۔ دوشی کے معاملے میں پنجاب کے مشاہدات کو پڑھنا مناسب نہیں ہوگا جس کا حوالہ اوپر دیا گیا ہے کہ قانون یہ بتاتا ہے کہ جس اصول کے تحت ہم پر غور کر رہے ہیں اس کے تحت سبکدوشی کو لازمی طور پر آرٹیکل 311 کے معنی میں برخاستگی یا ہٹانے کے طور پر سمجھا جانا چاہیے۔

اس لیے ہماری رائے ہے کہ ہائی کورٹ کا یہ فیصلہ درست تھا کہ اپیل کنندہ کے خلاف لازمی سبکدوشی کا حکم سروس سے ہٹانا نہیں تھا تاکہ آئین کے آرٹیکل 311 کی دفعات کو راغب کیا جاسکے اور یہ کہ مقدمہ صحیح طریقے سے خارج کر دیا گیا تھا۔ اس کے مطابق اپیل کو اخراجات کے ساتھ مسترد کر دیا جاتا ہے۔

**اپیل مسترد کر دی گئی۔**